رحمدلی سے ذبح کرو

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان)

ذی الحجہ کی دسویں، گیارہویں اور بارہویں تاریخ کو مسلمانوں کے لئے جانوروں کی قربانی کرنا ایک بہت عظیم عبادت ہے۔ یہ عبادت اس اعلی ترین قربانی کی یادگار ہے جو اللہ تعالی کے حکم پر اس کے نبی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اللہ کی رضا کے لئے سر جھکا کر قائم کی۔ والد (ابراہیم علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے جو عملی قدم اٹھایا وہ کوئی مذاق یا تفریح کا معاملہ نہیں تھا۔

اللہ تعالی نے اس بزرگوار والد کو، جو اس کے خلیل (دوست) تھے، حکم دیا کہ وہ اپنے محبوب بیٹے کی گردن کو اپنے ہاتھوں سے چھری سے کاٹ دیں۔ اللہ تعالی کے اس خلیل (دوست) نے آزمائش کے اس موقع پر اعلی درجہ کی کامیابی حاصل کی، تو اللہ نے ان کی اس قربانی کو قبول کرتے ہوئے ان کے محبوب بیٹے کی جگہ ایک دنبہ لٹا کر اس کو ان سے ذبح کروادیا۔ اس اعلی ترین اور عظیم الشان قربانی کے عمل کی یاد کے طور پر ہم مسلمانوں کو ہر سال عیدالاضحی کے موقع پر جانوروں کی قربانی کرنی ہوتی ہے۔

قربانی کی اس عبادت کو ذہن نشین رکھتے ہوئے کہ یہ کس وجہ سے کی جاتی ہے اور کس کی یادگار کے طور پر عمل میں لائی جاتی ہے تو پھر اپنے جانوروں کو ذبح کرتے ہوئے یا کسی سے ذبح کرواتے ہوئے ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یاد رکھنا چاہیئے کہ کس طرح انہوں نے اپنے بیٹے کے گلے پر چھری پھیری ہوگی۔ مگر یہ خیال اکثروبیشتر ان لوگوں کے ذہنوں سے بہت دور ہوتا ہے جو قربانی کرتے ہیں۔

سب سے سنگین برتاؤ جو قربانی کی بنیادی روح کی نفی کرتے ہیں، وہ قربانی کے جانوروں کے ساتھ کھلم کھلا بدسلوکی ہے۔ جانوروں کو گھسیٹ کر لایا جاتا ہے، انہیں بھوکا پیاسا اور خوف میں رکھا جاتا ہے۔ بعض دفعہ

انہیں کند چھریوں سے ذبح کیا جاتا ہے اور ایسے لوگوں کے ہاتھ جو طریقہ ذبح کے نا اہل ہیں۔ یہ لوگ بجائے جانور کی گردن کو تیز چھری سے اور صفائی سے کاٹ دینے کے، اسے آری چلانے کی طرح چھری چلا کر کاٹتے ہیں۔ یہ فعل کھلا ظلم ہونے کی وجہ سے گناہ کبیرہ ہے جو قربانی کے ثواب کو بہت برباد کر دیتا ہے۔

اس کے علاوہ ذبح کئے ہوئے جانوروں کی کھال کو زندہ جانوروں کے سامنے اتارا جاتا ہے اور کھال اتارنے کا یہ روش ان جانوروں کے بے حس و حرکت ہونے سے پہلے ہی شروع کر دی جاتی ہے۔ جانوروں میں زندگی کے آثار ہونے کے باوجود کھال اتارنے والے کھال اتارنا شروع کر دیتے ہیں۔ ذبح کرنے کے یہ تمام طریقے ظلم، غیر اسلامی اور سنگدل ہونے کی وجہ سے حرام ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بیشک اللہ تعالی نے ہر چیز میں رحمدلی اختیار کرنے کا فرمان جاری کیا ہے۔ اس لئے جب تم قتل کرو تو رحمدلی سے قتل کرو، جب قربانی کرو تو رحمدلی سے قربانی کرو۔ اپنی چھریوں کو تیز رکھو اور جانوروں کے ساتھ رحمدل رہو۔ (مسلم، ابن ماجہ، نسائی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ نے فرمایا:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ چھری کو تیز کیا جائے اور جانور سے (چھری) کو چھپایا جائے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی ذبح کرے تو پھرتی سے کرے۔ (ابن ماجہ)

یہ حدیث در حقیقت ہمیں آگاہ کرتی ہے کہ جانور اپنے اندر کیسی سمجھ رکھتے ہیں۔ چھریوں کو دیکھ لینے سے جانوروں کے اندر خوف پیدا ہو سکتا ہے۔ اسی لئے جانوروں کی موجودگی میں چھریوں کو ظاہر نہیں کرنا چاہئے۔ جانوروں کو غیر ضروری طور سے زمین پر لٹا کر بھی نہیں رکھنا چاہئے، بلکہ انہیں اسی وقت قبلہ رخ لٹانا چاہئے جس

وقت انہیں زبح کیا جائے۔ جب جانور کو ذبح کرنے کے لئے لٹا دیں تو پھر انہیں فوراً ذبح کر دیں، بے ضرورت تاخیر نہ کریں۔

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو گھسیٹنے سے منع فرمایا ہے اور یہ حکم دیا ہے کہ جانوروں کو گردن سے پکڑا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی بھی ممانعت فرمائی ہے کہ جانور اپنے ذبح ہونے کے انتظار میں ہوں اور انہیں بھوکا پیاسا رکھا جائے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے جانور کو لٹانے کے بعد اپنی چھری تیز کر رہا ہے۔ یہ دیکھ کر آپ نے اسے اپنے کوڑے سے مارا اور کہا: **کیا تم اس جانور کو کئی موتوں سے مارنا چاہتے ہو۔**

مطلب یہ ہے کہ جانور میں خوف پیدا کرنا اس کی ایک موت میں اور موتوں کا اضافہ کرنا ہے۔

جو لوگ جانوروں پر ظلم کرتے ہیں اور قربانی کرنے کے وقت جانوروں کو ستاتے ہیں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو یاد رکھنا چاہیے جس میں آپ نے فرمایا:

مظلوم کی بدعا سے بچو کیونکہ اس کے (یعنی مظلوم کی بدعا کے) اور اللہ کے درمیان کوئی حائل نہیں ہوتا۔

جس شخص یا جس جانور پر ظلم کیا جائے، بے رحمی کا سلوک کیا جائے، یا اسے ستایا جائے ،وہ مظلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ان بے زبان جانوروں کی بددعا سے بھی خبردار رہیں۔

یہ جانور بھی اللہ کی تو مخلوق ہیں۔ ان کے ساتھ کسی ظلم کا ارتکاب نہ کریں۔

جو حضرات قربانی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ضروری باتوں کا خیال ضرور رکھیں:

(ا) قربانی کرنے کے لئے چھری بہت تیز لیں۔

(ب) اگر قربانی کرنے کے لئے جانور پہلے سے حاصل کر رکھا ہو تو اسے اچھی طریقہ سے خوراک مہیا کریں۔

(ج)ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کریں۔

(د) وہ جانور جو قربانی کے لئے لایا جائے اسے دوسرے جانور کا خون نظر نہ آئے۔

(ھ) اگر ذبح کرنے کے بعد جانور میں زندگی کی ذرا سی بھی رمق باقی ہو تو اس کی کھال نہ اتاریں۔

(و) جب قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے لئے لے جایا کریں تو اس کو ان جانوروں کے پاس سے نہ گزارا جائے جن کی کھال اتاری جا رہی ہو۔

(ز) قربانی کے جانور کو اسی وقت پکڑ کر لانا چاہیے جب ذبح کرنے والا بالکل تیار ہو۔ عام طور سے قربانی کے جانوروں کو پہلے سے پکڑ کر رکھتے ہیں۔ اس طرح سے بے چارہ جانور کو دبا کر رکھتے ہیں حالانکہ ذبح کرنے والا اپنے ذبح سے فارغ بھی نہیں ہوا۔

(ح) جانور کو قبلہ کی طرف اس طرح لٹایا جائے کہ وہ اپنی بائیں کروٹ پر رہیں۔

(ط) قربانی کے جانوروں کی گردن پر چھری آری کی طرح نہیں چلانی چاہیے، بلکہ تیزی اور صفائی سے کاٹ دیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

جو رحمدلی نہیں دکھاتا اس کو بھی رحمدلی نہیں دکھائی جاتی۔

جاری کردہ: مجلس العلماء جنوبی افریقہ

ایمیل: Mujlisul.ulama@gmail.com

ویب سائٹ: www.themajlis.co.za